سادات کرام کے فضائل

14 Dec, 2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

انسانوں اور جنّات کے رسول، حضرت آمنہ کے گلشن کے مہکتے اور حسین پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفُور بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

1۔۔۔معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

(حدائقِ بخشش، ص۲٦٦)

مختصر وضاحت: اے میرے کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اِعْتِراف کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بہت زیادہ درگزر کرنے والے اور بخشش عطا فرمانے والے ہیں، لہٰذا ہمارے جُرموں اور خطاؤں کو بھی بخش دیجئے۔ اللہ پاک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

1۔۔۔معجم کبیر، ۱۸۵/٦، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساداتِ کِرام کی خِدمت کا اِنعام

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"عُیون الحکایات (حِصّہ اوّل)"** صَفْحَہ 197 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوعَبْدُ اللہ وَاقِدِی قاضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مَرتبہ عِید کے مَوقع پر ہمارے پاس خَرْچ وغیرہ کے لئے کچھ بھی رَقْم نہ تھی، بڑی تنگ دَستی (غُربت) کے دن تھے، اُن دِنوں یحیٰی بن خالِد بَرْمَکی حاکم تھا، عِید قریب آرہی تھی، ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا، چُنانچہ میری ایک خادِمہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی: عِید بالکل قَریب ہے اور گھر میں کچھ بھی خَرچہ وغیرہ نہیں، آپ کوئی ترکیب کیجئے تاکہ گھر والے عِید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔ چُنانچہ میں اپنے ایک تاجر دوست کے پاس گیا اور اُس کے سامنے اپنی حالتِ زار بَیان کی۔ اُس نے فوراً مجھے ایک مُہر بند (مُہر لگا کر بند کی ہوئی) تھیلی دی، جس میں بارہ سو (1200) دِرْہَم تھے، میں اُنہیں لے کر گھر آیا اور گھر والوں کے حوالے کردی، گھر والوں کو کچھ تَسَلّی ہوئی کہ اب عِید اچھی گزر جائے گی، ابھی ہم نے اُس تھیلی کو کھولا بھی نہ تھا کہ میرا ایک دوست جس کا تَعَلُّق سادات کے گھرانے سے تھا، اُس نے آکر مجھ سے کہا کہ ہمارے حالات بہت خراب ہیں اور عِید بھی قریب ہے، گھر میں خَرچہ وغیرہ بالکل نہیں، اگر ہوسکے تو مجھے کچھ رَقْم قَرْض دے دو! میں نے اپنی زَوجہ سے کہا: ہم آدھی رَقْم اِس سَیِّد زادے کو قَرْض اور بَقِیّہ آدھی اپنے خَرْچ میں لے آتے ہیں۔ یہ سُن کر میری زَوجہ نے کہا: جب آپ اپنے تاجِر دوست کے پاس اپنی حاجَت مَندی کا سُوال لے کر گئے تو اُس نے آپ کو بارہ سو (1200) دِرْہَم کی تھیلی عطا کی تھی اور اب جبکہ آپ کے پاس دو عالَم کے مُختار، سَیِّدِ اَبْرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَوْلاد میں سے ایک شہزادہ اپنی حاجَت لے کر آیا ہے تو آپ اُسے

آدھی رَقم دینا چاہتے ہیں؟ کیا آپ کا عشق اِس بات کو گوارا کرتا ہے؟ جایئے! یہ ساری رَقم اُس سَیِّدزادے کے قدموں پر نچھاور کر دیجئے!۔ اپنی زَوجہ سے یہ مَحَبَّت بھرا کلام سُن کر میں نے وہ ساری رَقم اپنے دوست کو دے دی، وہ دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ سَیِّدزادہ جیسے ہی اپنے گھر پہنچا تو اُس کے پاس میرا وُہی تاجِر دوست آیا اور اُس سے کہا: آجکل میں بہت تنگ دَستی کا شِکار ہوں، مجھے کچھ رَقم اُدھار دے دو۔ یہ سُن کر اُس سَیِّد زادے نے وہ رَقم کی تھیلی میرے اُس تاجِر دوست کو دے دی۔ جب میرے اُس تاجر دوست نے وہ تھیلی دیکھی تو فوراً پہچان گیا اور میرے پاس آکر پوچھنے لگا: جو رَقم تم مجھ سے لے کر آئے ہو، وہ کہاں ہے؟ میں نے اُسے تمام واقعہ بتایا تو وہ کہنے لگا: اِتِّفاق سے وُہی سَیِّدزادہ میرا بھی دوست ہے، میرے پاس صِرْف یِہی بارہ سو (1200) دِرْہَم تھے جو میں نے آپ کو دے دیئے، آپ نے اُس سَیِّد زادے کو دیئے اور اُس نے وہ مجھے دے دیئے، اِس طرح ہم میں سے ہر ایک نے اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دی اور دوسرے کی خُوشی کی خاطِر اپنی خُوشی قُربان کر دی۔ ہمارے اِس واقِعے کی خَبَر کسی طرح حاکمِ وَقْت یحییٰ بن خالِد بَرْمَکِی کو پہنچ گئی، اُس نے فوراً اپنا قاصِد بھیجا جس نے میرے پاس آکر اُس کا پیغام دیا کہ میں اپنی کچھ مَصروفیات کی بِنا پر آپ کی طرف سے غافِل رہا اور مجھے آپ کے حالات کے بارے میں پتہ نہ چل سکا، اب میں اپنے غُلام کے ہاتھ دس ہزار (10000) دِینار (سونے کے سِکّے) بھیج رہا ہوں، اُن میں سے دو ہزار (2000) آپ کے لئے، دو ہزار (2000) آپ کے تاجر دوست کے لئے اور دو ہزار (2000) اُس سَیِّد زادے کے لئے باقی چار ہزار (4000) دِینار تمہاری عظیم و سعادت مند بیوی کے لئے ہیں کیونکہ وہ تُم سب سے زیادہ اَفضل اور عشقِ رسول کی پیکر ہے۔ (عیون الحکایت، ۱/۱۹۷ ملخصًا)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا تو ہے عَینِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص ۲۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے سینے میں ساداتِ کِرام کے ساتھ ہَمْدَرْدِی و خَیر خَواہی کا جَذبہ کس قَدَر کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا تھا کہ جو عِیدِ سعید کے مَوقع پر بھی حاجَت مَند ساداتِ کرام کو نہیں بُھولتے تھے، اپنی ذات کے لئے تو تنگ دَستی بھی ہنسی خوشی برداشت کرلیا کرتے تھے مگر قُربان جایئے کہ رِضائے اِلٰہی اور خُوشْنُودِیِ مُصْطَفٰے کے حُصول کے لئے سارے سیّدوں کے سردار، ساری کائنات کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسْبَت و شَرافَت حاصِل ہونے کے سبب ساداتِ کِرام کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، حتّٰی کہ اپنی خوشیاں اور اپنے حِصّے کی رَقْم بھی اُن کے قَدْموں پر نِثار کر دیا کرتے اور یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کَرَم نوازِیوں کے حَق دار قرار پاتے تھے، لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِن اللہ والوں کی پَیْرَوِی کرتے ہوئے اپنے دِل میں ساداتِ کرام کی مَحَبَّت و اُلفت کو بَسائیں، اِن کی شان و عظمت کو پہچانیں، اِن کا سہارا بنیں اور حاجت مند ساداتِ کرام کی خَیر خَواہی کو اپنی زِندگی کا لازِمی حِصَّہ بنائیں۔

بَیان کَردہ حِکایت سے ہمیں ایک مَدَنی پُھول یہ بھی مِلا کہ جو لوگ سادات کہلاتے ہیں، ہمیں اُن سے سَیِّد ہونے کا ثُبوت مانگنے کے بجائے اُنہیں سَیِّد تسلیم کرکے دِل و جان سے اُن کی تعظیم اور حَسْبِ حَیْثِیَّت اُن کی خِدمت کرنی چاہیے، چنانچہ

سَیِّد ہونے کا ثُبوت مانگنا کیسا؟

اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُوبِلال محمّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سُوال ہوا کہ اگر کسی کے سَیِّد ہونے کا ثُبوت نہ ہو تو کیا اِس کی بھی تعظیم کی جائے گی؟ آپ نے اِرْشاد فرمایا: تعظیم کے لیے نہ یَقِین دَرْکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سَنَد کی حاجَت لِہٰذا جو لوگ

سادات کہلاتے ہیں، اُن کی تعظیم کرنی چاہیے، اُن کے حَسَب و نَسَب کی تحقیق میں پڑنے کی حاجت نہیں اور نہ ہی ہمیں اِس کا حکم دیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مَولانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ساداتِ کِرام سے سَیِّد ہونے کی سَنَد طَلَب کرنے اور نہ مِلنے پر بُرا بَھلا کہنے والے شخص کے بارے میں اِسْتِفْسَار (سوال) ہوا تو آپ نے جواباً اِرشاد فرمایا: فقیر بارہا فتویٰ دے چکا ہے کہ کسی کو سَیِّد سمجھنے اور اُس کی تعظیم کرنے کے لیے ہمیں اپنے ذاتی عِلْم سے اُسے سَیِّد جاننا ضروری نہیں، جو لوگ سَیِّد کہلائے جاتے ہیں، ہم اُن کی تعظیم کریں گے، ہمیں تحقیقات (Investigation) کی حاجت نہیں، نہ سِیادَت کی سَنَد مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور زبردستی سَنَد دِکھانے پر مجبور کرنا اور نہ دِکھائیں تو بُرا کہنا، مَطْعُوْن (بدنام) کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اَلنَّاسُ اُمَنَاءُ عَلٰی اَنْسَابِھِم (لوگ اپنے نَسَب پر اَمین ہیں)۔ ہاں! جس کی نِسْبت ہمیں خُوب تحقیق (سے) مَعلوم ہو کہ یہ سَیِّد نہیں اور وہ سَیِّد بنے (تو) اُس کی ہم تعظیم نہ کریں گے، نہ اُسے سَیِّد کہیں گے اور مُناسِب ہوگا کہ ناواقفوں کو اُس کے فَریب (دھوکے) سے مُطَّلَع کر دیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۵۸۷ بتغیر) (ساداتِ کرام کی عظمت، ص ۱۵-۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مَولانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرْشادِ گرامی میں اُن نادانوں کے لئے عِبرت کے مَدَنی پُھول مَوجود ہیں کہ جن کا ساداتِ کِرام کی تعظیم و تَوقیر اور اَدب بجالانے یا اُن حضرات کی حاجَت رَوائی کرنے کا اُس وَقْت تک ذِہْن ہی نہیں بَن پاتا کہ جب تلک ساداتِ کِرام اپنے نَسَب (Lineage) پر کوئی گَواہ پیش نہ کردیں یا سَنَد نہ دکھادیں۔ ایسوں کو ڈر جانا چاہئے کہ اُن کی اِس بُری عادت کے سبب اگر نانائے حَسَنَیْن، تاجدارِ حَرَمَیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُوٹھ گئے اور بَروزِ قِیامت اُن سے اُن کے مسلمان ہونے کا ثُبوت طَلَب فرمالیا تو یاد رکھئے! اُس وَقْت سَخْت شَرمِنْدَگی کا سامنا ہوسکتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں عِبرت و نصیحت کے مَدَنی پُھولوں سے

مُزَیَّن ایک فِکْر اَنگیز حِکایت سُنتے ہیں چُنانچہ

عظیمُ الشّان جنّتی محل

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب **"مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب"** صَفْحہ نمبر 471 تا 472 پر ہے: سادات کے کھاتے پیتے گھرانوں میں سے ایک گھر میں سَیّد زادیاں رہتی تھیں، خُدا (عَزَّوَجَلَّ) کا کرنا ایسا ہوا کہ اُن کا باپ فوت ہو گیا، وہ کم سِن جانیں یتیم اور فَقْر و فاقہ کا شِکار ہو گئیں، یہاں تک کہ اُنہوں نے شَرْم کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ دیا، وَطن سے نکل کر کسی شہر (City) کی وِیران مسجد میں ٹھہر گئیں، اُن کی ماں نے اُنہیں وہیں بٹھایا اور خود کھانا لینے کے لئے باہر نکل گئی چُنانچہ وہ شہر کے ایک امیر شخص کے پاس پہنچی جو مسلمان تھا، اُس نے اسے اپنی ساری آپ بیتی سُنائی مگر وہ نہ مانا اور کہنے لگا: تم ایسے گواہ لاؤ جو تمہارے بَیان کی تَصدیق کریں تب میں تمہاری اِمداد کروں گا، وہ عَورت یہ کہہ کر وہاں سے چل دی کہ میں غَرِیْبُ الْوَطن (بے وَطن) ہوں، گواہ کہاں سے لاؤں؟ پھر وہ ایک غیر مسلِم کے پاس آئی اور اُسے اپنی کہانی سُنائی، چُنانچہ اُس نے اُس کی باتوں کو صحیح سمجھ کر اپنے یہاں کی ایک عَورت کو بھیجا کہ اُسے اور اُس کی بیٹیوں کو میرے گھر پہنچا دو، اُس شخص نے اُن کی عزّت اور اِحْتِرام میں کوئی کمی نہ کی۔ جب آدھی رات گزر گئی تو اُس مسلمان امیر نے خواب میں دیکھا کہ قِیامت قائم ہو گئی ہے اور نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے سَرِ مُبارک پر حمد کا جھنڈا باندھا ہے اور ایک عظیمُ الشّان مَحل کے قریب کھڑے ہیں، اُس امیر نے آگے بڑھ کر پوچھا: یارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! یہ مَحل کِس کا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک مسلمان مَرْد کے لئے ہے، امیر نے کہا: میں خدا عَزَّوَجَلَّ کو ایک ماننے والا مُسلمان ہوں، حُضور، سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سُن کر فرمایا: تُم اِس بات

کے گواہ لاؤ کہ واقعی تم مُسلمان ہو۔ وہ بہت پریشان ہوا تو حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اُس سَیِّدہ عوْرت کی بات یاد دِلائی جس سے اُس نے گواہ مانگے تھے۔ یہ سُنتے ہی اُسے غموں نے آگھیرا، وہ اُس سَیِّدہ عوْرت اور اُن کی بچیوں کی تلاش میں نکل پڑا، تلاش کرتے کرتے اُس غیر مسلم کے گھر جا پہنچا اور اُس سے کہا کہ سَیِّدزادی اور اُس کی بچیوں کو مجھے دے دو مگر اُس نے اِنکار کر دیا اور بولا: میں نے اِن کے سبب عظیم بَرَکتیں پائی ہیں، امیر نے کہا: مجھ سے ہزار (1000) دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) لے لو اور اِنہیں میرے سِپُرد (سِ۔پُرْد) کر دو لیکن اُس نے پھر بھی اِنکار کر دِیا۔ تب اُس امیر کے دل میں اُسے (یعنی سَیِّد زادی کو) تنگ کرنے کا خیال آیا۔ وہ غیر مسلم اُس کی بُری نِیَّت دیکھ کر بولا: جنہیں تُم لینے آئے ہو، میں اُن کا تم سے زیادہ حقدار ہوں اور تُو نے خواب میں جو محَلّ دیکھا ہے وہ میرے لئے بنایا گیا ہے، کیا تجھے اپنے مسلمان ہونے پر فَخْر ہے؟ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اور میرے گھر والے اُس وَقْت تک نہیں سوئے جب تک کہ ہم سب اُس سَیِّدہ کے ہاتھ پر اِسلام نہیں لائے۔ میں نے بھی تیری طرح خواب میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کی ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا سَیِّدزادی اور اُس کی بیٹیاں تیرے پاس ہیں؟ میں نے عَرْض کی: جی ہاں! یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ محَلّ تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے ہے۔ مسلمان امیر یہ بات سُنتے ہی واپَس لوٹ گیا اور اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے کہ وہ کس مایوسی کے ساتھ واپَس ہوا ہوگا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۴۰۱-۴۰۲ ملخصًا)

مِرے سب عزیز چھُوٹیں مِرے دوست بھی گو رُوٹھیں | شہا تُم نہ رُوٹھ جانا مَدَنی مدینے والے

میں اگرچِہ ہوں کمینہ ترا ہوں شہِ مدینہ | مجھے قدموں سے لگانا مَدَنی مدینے والے

تِری جبکہ دِید ہوگی جبھی میری عِید ہوگی | مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ساداتِ کِرام کے دُکھ دَرد کو محسوس کرنا اور اُن کی خِدمت بجالانا کیسا مُبارَک عمل ہے کہ اَوْلادِ رَسُول کی خِدمت کی بَرَکت سے اللہ تعالیٰ نے ایک غیر مسلِم کو نہ صِرْف دَوْلتِ اِیمان بلکہ جنّتی مَحَلّ سے بھی سَرفَراز فرمادیا، ذرا سوچئے کہ جب غیر مُسلِم تعظیمِ سادات اور اُن کی خیر خواہی کے سبب نُورِ اِسلام سے فَیض یاب ہو کر جنّتی مَحَلّ کے حَقْدار قرار پا رہے ہیں تو جو مُسَلمان اُن کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئے گا اور خُوش دِلی کے ساتھ اُن کی حاجت رَوائی کی سَعادت(Felicity) پائے گا تو اُس خوش نصیب کو ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کیسے کیسے اِنعام واِکرام سے نوازے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی ساداتِ کِرام کی اَہَمِّیَّت و فضیلت کو سمجھیں اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ رہ کر مکتبۃُ المدینہ کے کتب و رسائل کا مطالعہ کرنے کی عادت بنائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے کتب و رسائل کے مطالعے کی برکت سے کثیر علمِ دِین حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، بالخصوص امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے لکھے ہوئے مختلف موضوعات پر رسائل بہت آسان انداز میں اور اِنتہائی کم صفحات پر مشتمل ہونے کے باوجود پڑھنے والے کو بہت قیمتی معلومات سے مالا مال کرتے ہیں، جی ہاں! اِنہی رسائل میں سے ایک رسالہ بنام "**پُراسرار خزانہ**" بھی ہے۔

رِسالہ "پُراسرار خزانہ" کا تعارف:

اِس رِسالے میں **یتیموں کی دِیوار کا ایمان افروز واقعہ** بیان کیا گیا ہے، 7 عبرت ناک عبارات کون سی تھیں؟ موت کا یقین ہونے کے باوجود ہنسنا کیسا؟ جہنّم کی خطرناک غذائیں کیسی ہوں گی؟ عُمدہ مکان

والوں کا انجام کیا ہوا نیز "**کھانے کے 32 مدنی پھولوں**" کا مہکتا گلدستہ بھی اِس رِسالے میں موجود ہے، آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے۔ خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس رِسالے کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشُبہ یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اُس سے نِسْبَت رکھنے والی ہر چیز مَثَلاً مَحبوب کے گھر، اُس کے در و دِیوار، مَحبوب کے گلی کُوچوں، اُس کی آل، اَوْلاد وغیرہ سے بھی عقیدت و مَحبَّت کا تَعلُّق قائم ہو جاتا ہے۔ پھر ذرا سوچئے کہ جو عشقِ نَبی میں گم ہو وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل اور اَہلِ بَیْت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن یعنی سیّدوں سے مَحبَّت کیوں نہ رکھے گا کہ اِن حضرات سے مَحبَّت رکھنے کا مُطالَبہ تو قرآنِ کریم بھی ہم سے فرمارہا ہے چُنانچہ

پارہ 25 سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت نمبر 23 میں اِرْشادِ خُداوَنْدی ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ (پ۲۵، الشوریٰ:۲۳)

ترجمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ میں اِس پر تُم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی مَحبَّت۔

بَیان کَردہ آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت مَوْلانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "**قُرْبٰی**" سے مُراد ساداتِ کِرام و اَہلِ بَیْتِ عِظّام (رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) ہیں۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۰۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَہلِ بَیْتِ اَطْہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن اور ساداتِ کِرام وہ مُقَدَّس ہستیاں ہیں کہ اِن سے مَحبَّت رکھنے اور اِن کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے کے فضائل و مَناقِب اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی آئے ہیں چُنانچِہ

ساداتِ کِرام سے حُسنِ سُلُوک کی فضیلت

سراپا انوار، تمام نبیوں کے سالار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو میرے اَہلِ بَیْت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا صِلہ (بَدْلَہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔(جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) ایک اور مَقام پر اِرْشاد فرمایا: جو شخص اَوْلادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بَدْلَہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے مِلے گا۔(تاریخ بغداد، ۱۰/ ۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱)

ہم کو سارے سَیِّدوں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آلِ رَسُوْل (یعنی سیّدوں کے ساتھ) کے ساتھ مَحبَّت و حُسنِ سُلُوک کرنا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رَسُول، رَسُولِ مَقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو محبوب ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن ایسے عاشِقِ رَسُول تھے کہ جن کی ہر ہر ادا سے اَدَب و تعظیم کا ظُہور ہوتا تھا، عشقِ رَسُول جن کا قِیمَتی سَرمایہ اور آلِ رَسُول کی مَحبَّت اُن کے لئے رُوحانی آکسیجن کی حَیْثِیَّت رکھتی تھی، جن کی پُوری زندگی عشقِ رَسُول کے جام پیتے پِلاتے اور آلِ رَسُول کا اَدَب اور اُن کی خدمت بجالاتے ہوئے گزری۔ آیئے! بطورِ ترغیب بُزرگوں کے چند قابلِ

رَشک واقعات سُنئے اور اپنا اِیمان تازہ کیجئے، چُنانچہ

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی خُوشی میں فاروقِ اعظم کی خُوشی!

حضرت سَیِّدُنا امام جَعْفَر صادِق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے والِدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا امام محمد باقِر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے رِوایت کرتے ہیں کہ اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے پاس یَمَن سے کچھ عُمدہ کپڑے آئے تو آپ نے وہ کپڑے مُہاجِرِین و اَنْصار میں تقسیم کر دیے۔ لوگ اُن کپڑوں کو پہن کر بہت خوشی محسوس کر رہے تھے، آپ مِنْبرِ رَسُول اور قَبْرِ اَنْوَر کے درمیان تشریف فرما تھے، لوگ آپ کی خِدمت میں حاضِر ہوتے، آپ کو سلام کرتے اور دُعائیں دیتے۔ اچانک آپ کے سامنے شہزادیِ کَونَیْن کے کاشانۂ اَقْدَس سے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن (یعنی حضرت سیدنا اِمام حسن اور حضرت سیدنا اِمام حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا باہر تشریف لائے کیونکہ سَیِّدہ فاطِمَۃُ الزَّہْراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا گھر مَسجِدِ نبَوِی کے صحن ہی میں تھا۔ دونوں شہزادوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے جِسموں پر اُن عُمدہ کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جیسے ہی آپ نے شہزادوں کو دیکھا تو آپ کے تیوَر (تے۔وَر، انداز) تبدیل ہوگئے، ماتھے پر شِکَن (بَل) پڑگئے، آپ نے جَلال میں آکر اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تُم لوگوں کو جو قِیْمَتی کپڑے پہنائے ہیں اُنہیں دیکھ کر مجھے ذرَّہ بھر بھی خُوشی نہیں ہوئی۔ سب لوگ یہ سُن کر حَیران وپریشان ہوگئے اور عَرض کرنے لگے کہ حُضور! ایسی کیا بات ہوگئی جو آپ یہ اِرْشاد فرما رہے ہیں؟ حالانکہ یہ تمام کپڑے آپ نے خُود ہی عطا فرمائے ہیں۔ اِرْشاد فرمایا: یہ بات میں اِن دونوں شہزادوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کی وجہ سے کہہ رہا ہوں، جو لوگوں کے درمیان اِس حالت میں چل رہے ہیں کہ اِن دونوں نے اُن قِیْمَتی کپڑوں میں سے کوئی کپڑا بھی پہنا ہوا نہیں ہے۔ راوِی کہتے ہیں کہ آپ

www.dawateislami.net

نے فوراً حاکمِ یمن کو خط (Letter) لکّھا کہ جلْد اَز جلْد اِمامِ حَسَن اور اِمامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے لیے 2 بہترین اور قِیمَتی لِباس تیَّار کرواکر بھیجو۔ حاکمِ یمن نے فَوراً حکم کی تعمیل کی اور 2 لِباس تیَّار کرواکے بھیج دیئے۔ آپ نے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو وہ جوڑے پہنائے اور خوش ہو کر اِرْشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب تک اِن دونوں شہزادوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے نئے کپڑے نہیں پہنے تھے مجھے دُوسروں کے پہننے کی کوئی خوشی نہ تھی۔ ایک رِوایت میں یُوں ہے کہ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کپڑے پہنا کر آپ نے اِرْشاد فرمایا: اب میں خوش ہو گیا ہوں۔ (تاریخ ابنِ عساکر، ۱۴/۱۷۷)

کیا بات رَضا اُس چمنستانِ کرم کی		زَہرا ہے کلی جس میں حُسَیْن اور حَسَن پُھول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

اعلیٰ حضرت اور تعظیمِ سادات

حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: جناب سَیِّد ایُّوب علی صاحِب (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا بیان ہے: ایک کم عُمر صاحِبزادے خانہ داری کے کاموں (گھر کے کام کاج) میں اِمداد کے لیے (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے) کاشانۂ اَقْدَس میں مُلازِم ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سَیِّد زادے ہیں لہٰذا (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے) گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ صاحِبزادے سے خَبردار کوئی کام نہ لیا جائے کہ مَخْدُوم زادہ ہیں (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَرزَندِ اَرْجُمَنْد ہیں اِن سے خِدمت نہیں لینی بلکہ اِن کی خدمت کرنی ہے لہٰذا) کھانا وغیرہ اور جس شے (چیز) کی ضَرورت ہو (اِن کی خدمت میں) حاضِر کی جائے۔ جس تنخواہ (Salary) کا وَعدہ ہے وہ بطورِ نذرانہ پیش ہوتا رہے، چُنانچہ حَسْبُ الاِرْشاد (آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرْشاد کے مُطابِق حکم کی) تعمیل ہوتی رہی۔ کچھ عَرْصہ کے بعد وہ صاحِبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۷۹)

www.dawateislami.net

جو ہے اللہ کا وَلی بے شک عاشِق صادِق نَبی بے شک
غَوثِ اعظم کا جو ہے مَتوالا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
(وسائل بخشش مرمم،ص۵۷۶)

امیرِ اہلسنّت اور تعظیمِ سادات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ **"سادات کِرام کی عظمت"** صَفْحہ 3 تا 5 پر ہے: عَرَب اَمارات کے قِیام کے دَوران بعض ٹیسٹ (Test) کروانے کے لئے اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک صاحِب کی وَساطت (ذَرِیْعے) سے دوبئی کے ایک اَسپتال کی لیبارٹری میں تشریف لے گئے، اپنے پیشاب کی شیشی (Urine bottle) اُن صاحِب کے تقاضے کے باوُجود اُنہیں اُٹھانے کے لئے نہ دی۔ بعد میں آپ کی خِدمت میں عَرض کی گئی کہ آپ نے اُن صاحِب کو اپنی (پیشاب کی بوتل) (Urine bottle) نہیں دی، اِس میں کیا حِکمت تھی؟ جواباً اِرشاد فرمایا: وہ سَیِّد صاحِب تھے میں اُن کو اپنے پیشاب کی بوتل کیسے پکڑاتا؟ اگر قِیامت کے روز سَیِّد صاحِب کے جَدِّ اَعلیٰ، ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمادیا کہ اِلیاس! کیا تیرا پیشاب اُٹھانے کے لیے میرا بیٹا ہی رہ گیا تھا؟ تو اُس وَقْت میں کیا جواب دُوں گا؟ سَرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ساداتِ کِرام کی نِسبَت اور اُن کی مَحبَّت کی وجہ سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کون سا اُمَّتی اور ساداتِ کِرام کا خادِم ایسا کرنا گوارا کرے گا؟ ساداتِ کِرام سے عقیدت و مَحبَّت رکھنا اور اُن کا ادب و اِحترام بجالانا انتہائی ضروری ہے۔ اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضراتِ ساداتِ کِرام سے بے پناہ مَحبَّت فرماتے ہیں اور اُن کی تعظیم و توقیر بجالانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ دَورانِ مُلاقات اگر آپ کو بتادیا جائے یہ سَیِّد صاحِب ہیں تو بارہا دیکھا

گیا ہے کہ آپ بہت بڑی شخصیت ہونے کے باوُجُود نہایت ہی عاجِزی کے ساتھ سَیِّد زادے کے ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں۔ ساداتِ کِرام کے بچوں سے اِنتہائی مَحَبَّت اور شَفْقَت کرنا یہ آپ کی خاص عادتِ کریمہ ہے۔ بارہا ایسا بھی ہوا ہے کہ اُن کے نَنّھے مُنّے قَدَموں کو اپنے سَر پر لیتے ہیں۔ آپ اِس بات کو خِلافِ اَدَب سمجھتے ہیں کہ سَیِّد زادوں کی طرف پاؤں پھیلائے جائیں یا اُن کی طرف پیٹھ کی جائے۔

امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی **ساداتِ کرام سے انوکھی عقیدت و محبت** کی جھلک آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے مجموعہ کلام "**وسائلِ بخشش**" میں بھی نظر آتی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

کاش ہوتا میں سگ سیّدوں کا، بن کے دربان پہرا بھی دیتا
ربّ نے بھیجا ہے اِنساں بنا کر، تُو سلام اُن سے رو رو کے کہنا

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۰۰)

مختصر وضاحت: اے کاش! میں سَیِّد زادوں کے در کا سگ ہوتا اور چوکیدار بن کر اُن کے گھروں کا پہرا دینے کی سعادت پاتا مگر میرے ربِّ کریم نے مجھے انسان بنا کر بھیجا ہے، اے زائرِ مدینہ! تُو بارگاہِ رسالت میں میرا سلام رو رو کر پیش کرنا۔

کبھی کبھی آپ کسی سَیِّد زادے کو دیکھ کر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا یہ شِعْر جُھوم جُھوم کر پڑھنے لگتے ہیں:

تیری نَسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا　　تُو ہے عَینِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶) (ساداتِ کرام کی عظمت، ص۳ تا ۵ ملتقطاً بتغیر قلیل)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع"

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ ساداتِ کِرام کا اَدب اور اُن کی تعظیم وتَوقیر کے مُعامَلے میں اللہ والوں کا کِردار کس قدر شاندار ہوا کرتا ہے کہ جنہیں اپنی خوشی سے زِیادہ آلِ رَسُول کی خوشی عزیز ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ساداتِ کِرام کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال کر اُن کی خدمت گزاری کو اپنا شِعار بنائیں، اُن کا نہایت اَدب واِحتِرام بجالائیں، اُن کی خوشی کو اپنی خوشی اور اُن کے غم کو اپنا غم سمجھیں اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن جائیں۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں حاضِری کی بَرَکت سے ساداتِ کِرام کا اَدب نصیب ہوتا ہے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی بَرَکت سے علمِ دِین سیکھنے کی سعادت ملتی ہے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذِکرِ خَیر ہوتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ (عُ، یَیْ، نَہ) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقت رَحمتِ اِلٰہی اُترتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ، ۷/ ۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰) آیئے! بَطورِ تَرغیب ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نِیَّت کیجئے:

مَسْخرے کی تَوبہ

مَرْکزُ الاَوْلیا لاہور کے ایک اِسلامی بھائی گُناہوں اور غَفلتوں کی وادِیوں میں گُم تھے۔ ایک اِسلامی بھائی نے اُنہیں دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی دَعْوت پیش کی۔ یہ اُن کی دَعْوت پر اِجتماع میں جا پہنچے، اُنہیں بہُت اچھّا لگا، لہٰذا اُنہوں نے پابندی سے جانا شُروع کر دیا، نَمازوں کی پابندی

www.dawateislami.net

بھی شُروع کر دی اور عمامہ شریف بھی سَج گیا، گھر کے بعض اَفراد نے سختی کے ساتھ مُخالَفت کی مگر مَدَنی ماحول کی کشش اور عاشِقانِ رَسُول کا حُسنِ سُلُوک اُنہیں دعوتِ اِسلامی سے مزید قریب تَر کرتا چلا گیا۔ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارَس بندھی اور حوصلہ مِلتا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہِسْتہ آہِسْتہ اُن کے گھر کے اندر بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
اگر دردِ سر ہو، کہیں کینسر ہو دِلائے گا تُم کو شِفا مَدَنی ماحول
شِفائیں مِلیں گی، بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے بَرَکت بھَرا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کامِل مُسلمان ہونے کے لئے مَحبَّتِ رَسول کا ہونا اِس قدر لازِم وضروری ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: **تم میں سے کوئی اُس وَقْت تک (کامِل) مؤمِن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے والِد، اَولاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحبُوب نہ ہو جاؤں۔** (بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول...الخ، ۱/۱۷، حدیث:۱۵)

مَحبَّتِ رَسُول کا تقاضا ہے کہ ہم ساداتِ کِرام سے بھی مَحبَّت وعقیدت رکھیں کیونکہ جو ساداتِ کِرام کی توہین وگستاخی کرے، اِن سے دُشمنی رکھے یا کسی بھی طریقے سے اِن کی بے اَدَبی کرے تو یقیناً ایسا شخص اپنے اِس مَحبَّتِ رسول کے دعوے میں جُھوٹا ہے اور اپنے اِس عمل سے نہ صِرف اِنہیں بلکہ اِن کے جَدِّ امجد، میٹھے مَکّی مَدَنی محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی ناراض کرتا اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچاتا ہے چُنانچہ

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا شیخ ابُو المَواہِب شاذِلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ دِن ہو یا رات حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذِکر کرتا رہے اور سادات و اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے مَحَبَّت رکھے وَگرنَہ خواب (میں زِیارت) کا دَروازہ اُس پر بند ہے، کیونکہ یہ نُفوسِ قُدْسِیَّہ تمام لوگوں کے سَردار ہیں، یہ جِن سے ناراض ہوتے ہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اُن سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، ص ۱۲۷)

اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مَوْلانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساداتِ کِرام کی تعظیم (Respect) فَرْض ہے اور اُن کی توہین حرام، بلکہ عُلَمائے کِرام نے اِرْشاد فرمایا: جو کسی عالِم کو مَوْلَوِیا (مَوْل۔وِیا) یا کسی مِیر (سَیِّد) کو مِیروا بَرْوَجْہِ تَحْقِیر (یعنی حقارت سے) کہے کافِر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۰)

آیئے! اِس ضِمن میں ایک سبق آموز حِکایت سُنئے اور ساداتِ کِرام کی ناراضی و بے اَدَبی اور ناراضیِ مُصْطَفٰے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طَلَب کیجئے چُنانچہ

سَیِّد زادے کو مارنے کی عجیب حکایت

سَیِّدی عَبْدُ الْوَہّاب شَعْرَانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سَیِّد شریف نے حضرت خَطّاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ میں بَیان کیا کہ کاشِفُ الْبُحَیْرَہ نے ایک سَیِّد صاحِب کو مارا تو اُسے اسی رات خواب میں جنابِ رِسالت مَآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس حال میں زِیارت ہوئی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُس سے اِعْراض فرما رہے ہیں (یعنی رُخِ اَنْوَر پھیر رہے ہیں)۔ اُس نے عَرْض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا کیا گناہ ہے؟ فرمایا: تُو مجھے مارتا ہے، حالانکہ میں قِیامت کے دِن تیرا شَفِیْع (یعنی شَفاعت کرنے

والا) ہوں۔ اُس نے عرض کی، یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو مارا ہو۔ اِرْشاد فرمایا: کیا تُو نے میری اَوْلاد کو نہیں مارا؟ اُس نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: تیری ضَرب (مار) میری ہی کلائی پر لگی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی مُبارَک کلائی نکال کر دِکھائی جس پر وَرم (Swelling) تھا جیسے کہ شہد کی مکھی نے ڈنک مارا ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافیّت کا سُوال کرتے ہیں۔

(برکاتِ آلِ رسول، ص۲۶۷-۲۶۸)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدبوں سے — اور مجھ سے بھی سَر زَد نہ کبھی بے اَدبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

مجلس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ساداتِ کِرام کا مُعامَلہ بڑا ہی نازُک ہے کہ جو بدبخت اِنہیں اَذِیَّت دیتا ہے تو دَر حقیقت وہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیف پہنچاتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی مَول لیتا ہے اور یُوں وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لُطف و کرم سے مَحروم ہو جاتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم تمام مسلمانوں بالخُصوص ساداتِ کِرام کا اَدَب بجالائیں، اِنہیں اَذِیَّت دینے سے بچتے رہیں اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دعوتِ اسلامی 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصروف ہے، جن میں سے ایک **"مجلس مکتبۃُ المدینہ"** بھی ہے۔ شیخِ طَرِیْقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا آغاز ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں فرمایا اور سب سے پہلے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ نے اِس مُختَصَر سے عَرصے میں جو تَرقّی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اِس مُختَصَر عرصے میں مکتبۃُ المدینہ

www.dawateislami.net

سے جہاں سُنّتوں بھرے بیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی زیورِ طَبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کے مدنی پُھول کھلارہی ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کے 45 **ذیلی شعبے** قائم ہو چکے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تُجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا نُورانی مہینا اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے اور اپنے اِختِتام کی جانب رَواں دَواں ہے۔اِس کے بعد رَبِیْعُ الْآخِر کا مُبارک مہینا جلْوہ گر ہونے والا ہے، جسے قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی شَیْخ عَبْدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خاص نِسْبَت حاصِل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جہاں دیگر کئی خُوبیوں سے نوازا تھا وہیں یہ بے مثال خُوبی بھی آپ کے وُجودِ مَسعود کا حِصّہ تھی کہ آپ سادات کِرام کے گھرانے سے تَعلُّق رکھنے والے حَسَنی و حُسَیْنی سَیِّد تھے۔ آیئے! آپ کا مُختَصَر تذکرۂ خَیر سُنتے ہیں چُنانچہ

غَوثِ پاک کا نام و نَسَب

حضرت سَیِّدُنا غَوثِ اَعْظَم شَیْخ عَبْدُ القَادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ باسَعادت یکُم رَمَضان ۴۷۰؁ھ جُمُعَۃُ الْمُبَارَک کو جِیلان میں ہوئی۔ آپ کی کُنْیَت ابُو محمّد ہے اور مُحِیُّ الدِّین، مَحْبُوبِ سُبحانی ،غَوثِ اَعظم، غَوثِ ثَقَلَین وغیرہ آپ کے اَلْقابات ہیں۔ آپ کے والدِ بُزُرگوار کا نام حضرت سَیِّدُنا

اَبُو صَالِحْ مُوْسیٰ جنگی دوست اور والِدہ مُحْتَرَمہ کا نام اُمُّ الْخَیر فَاطِمَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے، آپ والِد کی طرف سے حَسَنِی اور والِدۂ ماجِدہ کی طرف سے حُسَیْنِی سَیِّد ہیں۔(شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۸۳)رَبِیْعُ الآخِر 561 سنِ ہِجْری میں بعد نمازِ مَغرِب آپ کا وِصال مُبارَک ہوا۔(الزیل علی طبقات الحنابلۃ، ۳/۲۵۱)

تُو حُسَیْنِی حَسَنِی کیوں نہ مُحِیُّ الدِّیں ہو اے خِضَر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چَشْمَہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

مختصر وضاحت: اے ہمارے غوثِ پاک! آپ اپنے والدِ ماجد کی طرف سے حضرت سَیِّدُنا امام حسن جبکہ والدۂ ماجدہ کی جانب سے حضرت سَیِّدُنا امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اولاد ہیں تو پھر آپ دینِ اسلام کو زندگی بخشنے والے کیسے نہ ہوں گے۔ اے اُمَّتِ محبوب کے خضر! آپ کے روحانی چشمے کا فیض ان 2 دریاؤں سے جاری و ساری ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ساداتِ کِرام کے فضائل و مناقِب سُننے کی سعادت حاصِل کی، چُنانچہ ہم نے سُنا کہ

❖ ساداتِ کِرام کی خدمت کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کَرَم نوازیوں کے حَق دار قرار پاتے ہیں۔

❖ ساداتِ کرام کی خدمت کی بَرَکت سے ایک غیر مُسلِم کو ایمان کی دَوْلت نصیب ہوئی۔

❖ ساداتِ کِرام سے سَیِّد ہونے کا ثُبوت طَلَب کرنا ناراضیِ مُصْطَفٰے کا سبب ہے۔

❖ ساداتِ کِرام کی خَیر خواہی اور اُن کا ادب بجالانے میں بُزُرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجمَعِیْن کا کردار ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے۔

❖ ساداتِ کِرام کی تعظیم فَرْض ہے اور اُن کی توہین حرام ہے۔

❖ ساداتِ کِرام کو اَذِیَّت دینے والا دَرْ حقیقت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَذِیَّت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ غَوْثِ پاک کے طُفَیل ہمیں ساداتِ کِرام کی اَہَمِّیَّت کو سمجھنے، اِن کی خَیْر خواہی کرنے اور اِن کا خوب خوب اَدب بجالانے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵)

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "101 مَدَنی پھول" سے چھینکنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث:۶۲۲۶) (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے۔ (مُعْجَم کبِیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث:۱۲۲۸۴) چھینک کے وَقت

سَر جُھکائیے، منہ چھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۸۴) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائن العرفان، صفحہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ اِلٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھاہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۱۱۹) جواب سُن کر چھینکنے والا کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔) (فتاوٰی ھندیۃ، ۵/ ۳۲۶) جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۹۶) حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبتَلا نہیں ہوگا۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۸/ ۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹) چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سُنے اور جواب دے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۸۴) چھینک کا جواب ایک مَرتبہ واجِب ہے دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجِب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (فتاوٰی ھندیۃ، ۵/ ۳۲۶) جواب اُس صورت میں واجِب ہوگا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۱۲۰) خُطبے کے وَقْت کسی کو چھینک آئی تو سُننے والا اس کو جواب نہ دے۔ (فتاوٰی قاضیخان، ۲/ ۳۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (304 صَفْحات)، 120 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، اَمیرِ اَہلسنّت کے 2 رسائل **"101 مَدَنی پھول"**

اور ”163 مَدَنی پھول“ ھَدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِس کا مُطالَعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیْعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تم مَدَنی قافِلوں میں اے اسلامی بھائیو! کرتے رہو ہمیشہ سَفَر خُوشدِلی کے ساتھ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ھفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(1)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(4)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)